جلد ۲۶ | ۲۷ جمادی الاوّل ۱۳۵۷ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ جولائی ۱۹۳۸ء | نمبر ۱۶۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ جولائی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۱۰ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج میاں عبد اللہ صاحب کارکن نظارت دعوت و تبلیغ نے چند اصحاب کو اپنے ولیمہ کی دعوت دی:۔

آج دوپہر کو بھی خوب بارش ہوئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"آفتوں اور مصیبتوں کے دن ہیں"

الہام حضرت مسیح موعود تذکرہ ص ۵۵۹

"درحقیقت یہ سچ اور بالکل سچ ہے۔ کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے۔ جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سُنا۔ اور نہ کسی دل میں گزرا۔ بجز توبہ اور دل کے پاک کرنے کے کوئی اس کا علاج نہیں۔ کوئی ہے۔ جو ہماری اس بات پر ایمان لائے۔ اور کوئی ہے۔ جو اس آواز کو دل لگا کر سُنے؟ یہی ملک کی بدقسمتی ہے۔ جو خدا کے کلام کو ٹھٹھے۔ اور ہنسی سے دیکھتے ہیں۔ اور ان کے دل ڈرتے نہیں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ میں چھپ کر آؤں گا۔ میں اپنی فوجوں کے ساتھ اس وقت آؤں گا۔ کہ کسی کو گمان بھی نہ ہوگا۔ کہ ایسا حادثہ ہونے والا ہے۔ غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا۔ یا کچھ حصہ رات میں سے ایسا وقت ہوگا۔ جو اس سے قریب ہے۔ پس اے عزیزو! تم جو خدا تعالےٰ کی وحی پر ایمان لاتے ہو۔ ہوشیار ہو جاؤ۔ اور اپنی توبہ کے جامہ کو خوب پاک اور صاف کرو۔ کہ خدا تعالےٰ کا غضب آسمان پر بھڑکا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھائے۔ بجز توبہ کے کوئی پناہ نہیں ہلاک ہو گئے وہ لوگ جن کا کام ٹھٹھا اور ہنسی ہے۔ جو گناہ اور معصیت سے باز نہیں آتے۔ اور ان کی مجلسیں ناپاکی اور غفلت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کی زبانیں مردار سے بدتر ہیں وہ بار بار کی شوخیوں سے خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتے ہیں۔ وہ دلوں کے اندھے ہیں۔ اور خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس روز میں ان پر رحم کروں گا۔ جن کے دل مجھ سے ترساں اور ہراساں ہیں۔ جو نہ بدی کرتے ہیں اور نہ بدی کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں۔ اور خدا نے یہ بھی فرمایا۔ کہ اس روز تیرے لئے معجزہ نمایاں ظاہر ہوگی۔ کیونکہ خدا اس روز وہ سب کچھ دکھلائیگا۔ جو قبل از وقت دنیا کو سُنایا گیا۔ خوش قسمت وہ جو اب بھی سمجھ جائے۔"

(اشتہار ۲۶-۱ اپریل ۱۹۰۵ء)

لائل پور میں صدر آل انڈیا نیشنل لیگ کی تقریر

بذریعہ تار

لائل پور - ۲۴ جولائی انجمن احمدیہ لائل پور کے زیر اہتمام آج شام کو ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں کثرت سے لوگ شریک ہوئے۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی ایڈووکیٹ صدر آل انڈیا نیشنل لیگ نے "فرقہ وار مسئلہ اور اس کا حل" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ جناب سردار سنت سنگھ صاحب ایم۔ ایل۔ اے صدر جلسہ تھے۔ فاضل مقرر نے فرقہ وار کشیدگی کے بنیادی اسباب و علل پر بحث کرتے ہوئے حاضرین کے سامنے اس قباحت کے ازالہ کے لئے ایک مؤثر تعمیری پروگرام پیش کیا۔ حاضرین نے جن میں اعلےٰ علمی طبقات کے اصحاب بھی شامل تھے۔ تقریر کو بہت پسند کیا۔ مفصل رپورٹ انشاء اللہ بذریعہ ڈاک بھیجی جائے گی۔

سیکرٹری انجمن احمدیہ لائل پور

بنی سرروڈ سندھ میں احمدیت کے متعلق پہلا مناظرہ

بذریعہ تار

میرپور خاص ۲۳ جولائی۔ اس علاقہ میں سب سے پہلا مناظرہ ۲۱-۲۲ جولائی بروز جمعرات اور جمعہ بنی سرروڈ میں ہوا۔ موضوعات مناظرہ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السّلام اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السّلام تھے۔ مناظرہ سننے کے لئے ہر خیال کے لوگ کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ جنہوں نے بہت دلچسپی کا اظہار کیا۔ پبلک نے احمدی مناظر کے دلائل کی قوت کو تسلیم کیا۔ مناظرہ خدا کے فضل سے امن کے ساتھ بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

چوہدری غلام احمد

جلسہ تقسیم انعامات احمدیہ ٹورنامنٹ

۲۶ جولائی بروز منگل بوقت ۵½ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں جلسہ تقسیم انعامات ہوگا۔ احمدیہ ٹورنامنٹ میں امتیاز حاصل کرنے والے احباب اور ادارے وقت مقررہ پر تشریف لے آویں۔ کلبوں کے سیکرٹری صاحبان اور تعلیمی اداروں کے افسر صاحبان سے بھی درخواست ہے۔ کہ ٹورنامنٹ میں حصہ لینے والے ممبروں کو اپنے ساتھ لاویں۔

سیکرٹری احمدیہ ٹورنامنٹ

جلسہ تحریک جدید کا وقت قریب آگیا

جلسہ ائے تحریک جدید کے لئے ۳۱ جولائی کی تاریخ مقرر ہے اس میں اب صرف ایک ہفتہ باقی رہ گیا ہے۔ جماعتیں ابھی سے اس کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ مقررین تجویز کر لئے جائیں۔ جلسہ دیگر انتظامات کے لئے ابھی سے سوچ لیا جاوے۔ اس جلسہ میں جملہ افراد جماعت خورد و کلاں زن و مرد کی شمولیت ضروری ہے۔

انچارج تحریک جدید

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۰ جولائی ۱۹۳۸ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ہندوستان کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ۔

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۸۱۸	مولوی چوعط صاحب	گورداسپور	۸۴۳	شہاب بی بی صاحبہ	گورداسپور
۸۱۹	فضلدین صاحب	"	۸۴۴	بانو بیگم صاحبہ	"
۸۲۰	نیک محمد صاحب	"	۸۴۵	چراغ محمد صاحب	"
۸۲۱	عنایت اللہ صاحب	"	۸۴۶	عبداللہ صاحب	"
۸۲۲	مسماۃ بھاگو صاحبہ	"	۸۴۷	جمال الدین صاحب	"
۸۲۳	چوہدری دین محمد صاحب	"	۸۴۸	نور احمد صاحب	"
۸۲۴ تا ۸۲۷	معہ اہل و عیال چار کس	"	۸۴۹ تا ۸۵۲	چوہدری میراں بخش صاحب مع اہل و عیال تین کس	"
۸۲۸	چوہدری امام الدین صاحب	"	۸۵۳	میاں رحمت علی صاحب	"
۸۲۹	کرم الدین صاحب	"	۸۵۴	محمد الدین صاحب	"
۸۳۰	مع اہل و عیال	"	۸۵۵	میاں امیر صاحب	"
۸۳۱	دو کس	"	۸۵۶	دین محمد صاحب	"
۸۳۲ تا ۸۳۵	چوہدری مہندی صاحب مع اہل و عیال ۳ کس	"	۸۵۷	امام الدین صاحب	"
			۸۵۸	مائی لسبی صاحبہ	"
۸۳۶ تا ۸۳۸	چوہدری دین محمد صاحب مع اہل و عیال دو کس	"	۸۵۹	محمد خورشید صاحب	"
			۸۶۰	اصغری بیگم صاحبہ	فرخ آباد
۸۳۹ تا ۸۴۱	میاں بوٹا صاحب مع دو بچگان	"	۸۶۱	دولاری بیگم صاحبہ	"
			۸۶۲	مولوی نذیر محمد صاحب	وزیرستان
۸۴۲	عنایت بی بی صاحبہ	"			

اخبار احمدیہ

امتحان میں کامیابی چوہدری عبدالرشید صاحب تبسم بی۔ اے کی ہمشیرہ عزیزہ رشیدہ بیگم صاحبہ نے امسال ادیب عالم کا امتحان پاس کیا ہے۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔

اعلانات نکاح (۱) میرے لڑکے اکرام احمدی کا نکاح عزیزی زبیدہ بیگم دختر ڈاکٹر عمر الدین صاحب سے ۵ جون ۱۹۳۸ء کو تین ہزار شلنگ مہر پر ہوا۔ جس میں سے ایک ہزار زیور کی صورت میں ادا کر دیا گیا۔ اور دو ہزار باقی ہے۔ نکاح مولوی شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ ایسٹ افریقہ نے پڑھا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک کرے۔ خاکسار احمدی کراتنا کینیا کالونی (۲) میاں محمد امیر صاحب کن بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ کا نکاح مسماۃ نذیر بیگم صاحبہ بنت میاں شہاب الدین صاحب ساکن پن ضلع سیالکوٹ حال جوڑا گہر ضلع شیخوپورہ کے ساتھ حافظ رحیم بخش صاحب نے مبلغ ڈیڑھ صد روپیہ مہر پر ۵/۶/۸ کو پڑھا۔ احباب اس تعلق کی بہتری کے لئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۷ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک انذاری رؤیا

ممکن ہے بعض طوفان ظاہری شکل میں اور بعض مشکلات اور ابتلاؤں کی صورت میں ظاہر ہوں

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۸ء مجلس مشاورت کے اختتام پر نمائندگان جماعت احمدیہ کو مخاطب کرکے جو تقریر فرمائی تھی۔ اور جو مفصل رپورٹ مجلس مشاورت میں شائع ہوگی۔ اس کا وہ حصہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ جس میں حضور نے اپنا ایک ایسا رؤیا بیان فرمایا۔ جو آئندہ آنے والے مشکلات اور ابتلاؤں کا پتہ دیتا ہے۔ (ایڈیٹر)

حضور نے فرمایا:-
تھوڑے ہی دن ہوئے۔ ایک رؤیا میں نے دیکھا۔ جو بعض دوستوں کو سنا بھی دیا تھا۔ اس رؤیا کو سنائے آج پانچواں دن ہے۔ مگر اس سے بھی آٹھ دن پہلے میں نے یہ رؤیا دیکھا تھا۔ اس وقت جو حالت تھی۔ وہ دراصل رؤیا کی نہیں تھی۔ سوتے سوتے میری آنکھ کھل گئی۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ نیم غنودگی کی حالت میں میں سورۂ نوح کی چند آیتیں چھوڑ کر باقی آیتیں اس طرح پڑھ رہا ہوں کہ گویا ایک طرف لوگوں کو ان آیات کے ساتھ مخاطب کر رہا ہوں۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا ہوں۔ مجھے سورۂ نوح حفظ نہیں ہے۔ مگر اس وقت میں بلا تکلف اس کی آیات پڑھتا جاتا ہوں۔ چنانچہ جو آیات میں نے اس وقت تلاوت کیں۔ ان میں سے بعض مجھے اب تک یاد ہیں۔ مثلاً یہ کہ رب انی دعوت قومی لیلاً ونہاراً فلم یزدھم دعائی الا فراراً۔ اور یہ بھی کہ ثم انی اعلنت لھم واسررت لھم اسراراً۔ بعض آیات مجھے اس وقت بوجہ اس کے کہ ساری سورۃ مجھے حفظ نہیں۔ زبانی یاد نہیں۔ لیکن یہ یقینی طور پر یاد ہے۔ کہ صرف چند آیات چھوڑ کر باقی ساری سورۃ میں نے پڑھی ہے۔ اس واقعہ سے میں نے سمجھا۔ کہ کوئی ابتلا ہے۔ جو بہت بڑا ہے۔ اور جس میں دشمن سے ہمیں سخت مقابلہ کرنا پڑے گا۔ مگر میری عادت نہیں۔ کہ میں ایسی باتوں کا اظہار کرتا پھروں۔

اس کے آٹھ دن بعد پھر میں نے دیکھا۔ کہ میں ایک جگہ پر ہوں۔ اور خواب میں میں یہ سمجھتا ہوں۔ کہ بعض اور لوگ بھی وہاں ہیں۔ مگر یہ کہ وہ کون ہیں یہ مجھے یاد نہیں رہا۔ صرف اتنا سمجھتا ہوں کہ اور لوگ بھی ہیں۔ اور ہم ایک کشتی میں بیٹھے ہیں۔ جو سمندر میں ہے۔ اور سمندر بہت وسیع ہے۔ اس کے ایک طرف اٹلی کی مملکت ہے۔ اور دوسری طرف انگریزوں کی۔ اٹلی کی مملکت شمال مغربی طرف معلوم ہوتی ہے۔ اور انگریزی علاقہ مشرق کی طرف اور جنوب کی طرف ہٹ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ کشتی اس جانب سے آرہی ہے۔ جس طرف اٹلی کی حکومت ہے۔ اور اس طرف جارہی ہے جس طرف انگریزوں کی حکومت ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ یکدم شور اٹھا۔ اور گولہ باری کی آواز آنے لگی۔ اور اتنی کثرت اور شدت سے گولہ باری ہوئی۔ کہ یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا ایک گولے اور دوسرے گولے کے چلنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور یکساں شور ہو رہا ہے۔ میں نے دیکھا۔ کہ گولے متواتر پڑ رہے تھے۔ اور اتنی کثرت سے پڑ رہے تھے۔ کہ یوں معلوم ہوتا۔ ان گولوں سے جو بھرا ہوا ہے۔ میں یہ دیکھ کر گولوں سے بچنے کے لئے کشتی میں جھک گیا۔ اس کے بعد کا نظارہ مجھے یاد نہیں رہا۔ اسی اثنا میں میں یکدم محسوس کرتا ہوں۔ کہ ایک زبردست طوفان آیا ہے۔ اور دنیا میں پانی ہی پانی ہوگیا ہے۔ اور میں اس وقت اپنے آپ کو پانی کے نیچے پاتا ہوں۔ میری کمر پر اس وقت پانی کا اتنا بڑا بوجھ ہے کہ میں اس کی وجہ سے پورے طور پر کھڑا نہیں ہوسکتا۔ اور ہاتھوں اور پاؤں کے بل چلتا ہوں۔ ساتھ ہی اندھیرا بھی ہے۔ اور مجھے تاریکی کی وجہ سے کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن میں یہ محسوس کرتا ہوں۔ کہ جیسے پانی کو چادر میں ڈال کر کسی نے میرے اوپر سے اٹھایا ہوا ہے۔ یعنے اس کا بوجھ میں زیادہ محسوس نہیں کرتا۔ اور میری کمر پر پانی اس طرح لگ رہا ہے۔ گویا وہ چادر میں ہے۔ اور چادر کو کسی نے اٹھایا ہوا ہے۔ جیسے پانی کی مشک کسی کی کمر پر رکھدی جائے اور ساتھ اس کا بوجھ بھی نہ پڑنے دیا جائے۔ اسی کی مانند حس تھی۔

اسی حالت میں جبکہ میں حیران ہوں کہ اب کیا ہوگا۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ پانی کم ہونا شروع ہوا ہے۔ اور کسی نے اس پانی کو جو ہمارے اوپر ہے۔ اٹھانا شروع کر دیا ہے یہاں تک کہ تمام بوجھ میری کمر سے دور ہوگیا۔ اور میں کھڑا ہوگیا۔ اس وقت میں اپنے آپ کو ایک اس قسم کے کمرہ میں پاتا ہوں۔ جو مغلیہ بادشاہوں کی عمارتوں کی طرز پر بنا ہوا ہے۔ اس میں تین بڑے بڑے در ہیں۔ جن میں دروازہ نہیں لگا ہوا۔ کمرہ مسجد مبارک سے کچھ بڑا ہے۔ اس کمرہ میں کچھ اور لوگ بھی ہیں۔ جن میں سے ایک میری بیوی ام طاہر ہیں۔ جو میرے پاس ہی کھڑی ہیں۔ جب میں کھڑا ہوا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ پانی کم ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ کمرہ کے دروں میں سے ایک در کے اوپر کی طرف سے پانی ہٹ گیا۔ اور روشنی اندر داخل ہونی شروع ہوئی۔ جسے دیکھ کر میں نے بڑے جوش سے اپنی تیسری بیوی سے مخاطب ہوکر کہا مریم الحمد للہ دیکھو میری خواب پوری ہوگئی۔ وہ دیکھو۔ نور نظر آنے لگ گیا۔ اس وقت میں سمجھتا ہوں۔ کہ میں نے اس کے متعلق پہلے سے کوئی رؤیا دیکھی ہوئی تھی۔ اسی طرح دو تین دفعہ میں نے کہا۔ پھر وہ پانی اور زیادہ کم ہونا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ دروازے نصف نصف تک نظر آنے لگ گئے میں یہ دیکھ کر پھر اسی جوش میں کہتا ہوں۔ مریم دیکھو پانی اور زیادہ کم ہوگیا۔ الحمد للہ میری خواب پوری ہوگئی۔

اس وقت میں دیکھتا ہوں۔ کہ ایک ہندو عورت بھی وہاں سکڑ کر بیٹھی ہے۔ جیسے کسی کو سردی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ مگر وہ نہایت غلیظ ہے۔ جسے دیکھ کر گھن آتی ہے۔ اس کے پاس ہی ایک بڑھیا عورت بیٹھی ہے۔ جسے میں اس کی ماں یا ساس سمجھتا ہوں۔ وہ بھی نہایت غلیظ لباس میں ہے۔ اس سکڑ کر بیٹھی ہوئی عورت کی نسبت میرے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ یہ بیمار ہے اور اسے سردی لگی ہوگی۔ مگر میں اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتا اور یوں سمجھتا ہوں۔ جیسے وہ عذاب الہی میں مبتلا ہے۔ اور توجہ کے قابل نہیں ہے۔ اور میں اس خیال سے کہ گیلے لباس سے تکلیف نہ ہو۔ کمرہ میں ٹہلنا شروع کر دیتا ہوں۔ میری بیویاں بھی وہیں ہیں۔ تین بیویاں تو یاد ہیں۔ چوتھی یاد نہیں۔ اور اپنی دو لڑکیاں امۃ القیوم اور امۃ الرشید بھی میں نے وہاں دیکھیں۔ جو امۃ الحی مرحومہ کے بطن سے ہیں۔ میں اس وقت دل میں خیال کرتا ہوں۔ کہ گھر کے لوگوں کو ذرا فکر نہیں گیلے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ بہتر تھا۔ کہ یہ ٹہلتیں تاکہ ان کے کپڑے خشک ہو جاتے اور صحت پر کوئی برا اثر نہ پڑتا۔ مگر میں انہیں کہتا کچھ نہیں۔ اتنے میں میرے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ یہ جو اس اطمینان سے کھڑی ہیں۔ تو شاید ان کے کپڑے گیلے ہی نہیں ہوئے اور مجھے خیال آتا ہے کہ میں اپنے کپڑے تو دیکھوں۔ وہ خشک ہیں۔ یا گیلے۔ جب میں اپنے کپڑے دیکھتا ہوں۔ تو وہ بالکل خشک معلوم ہوتے ہیں۔ اور میں کہتا ہوں یہ عجیب قسم کا طوفان تھا۔ کہ باوجود طوفان میں رہنے کے کپڑے بھی سوکھے رہے پھر مجھے شبہ پیدا ہوا۔ اور میں نے سمجھا شاید یہ طوفان نہیں تھا۔ بلکہ طوفان کا ایک نظارہ تھا۔ جو دکھائی دیا۔ مگر جب حقیقت معلوم کرنے کے لئے ایک کانس پر پڑے ہوئے کپڑے پر میں ہاتھ رکھتا ہوں۔ تو وہ بالکل گیلا نظر آتا ہے۔ اور میں کہتا ہوں۔ یہ کوئی خدائی تصرف ہے۔ کہ میرے کپڑے باوجود طوفان کے گیلے نہ ہوئے۔ اسی دوران میں مجھے خیال آتا ہے۔ کہ امۃ القیوم کی صحت کمزور ہے۔ اسے گرم دھسّہ دینا چاہئے۔ تاکہ وہ اوڑھ لے۔ چنانچہ میں نے اسے اپنا گرم دھسّہ دیا جو وہ بھی بالکل خشک معلوم ہوتا ہے۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد میں کیا دیکھتا ہوں۔ کہ اس نے وہ دھسّہ اوڑھا ہوا نہیں۔ میں اس سے دریافت کرتا ہوں۔ کہ میں نے جو تمہیں دھسّہ دیا تھا۔ وہ کہاں گیا۔ تو وہ کہتی ہے۔ کہ یہ ہندو عورت جو بیمار ہے۔ اسے میں نے دے دیا ہے۔ تاکہ یہ اوڑھ لے ظاہری شریعت کے لحاظ سے تو اس کا یہ فعل اچھا تھا۔ مگر رویا ہو میں مجھے اس کا یہ فعل اچھا معلوم نہیں ہوا۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ میرا دھسّہ اس ہندو عورت کو نہیں دینا چاہئے تھا۔ اتنے میں میں دیکھتا ہوں۔ کہ وہ عورت لیٹ گئی اور اس نے بیقراری ظاہر کرنی شروع کر دی۔ جیسے گرمی لگی ہوئی ہوتی ہے۔ اور خود بخود دھسّہ پرے پھینک دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ دھسّہ آپ ہی تہہ ہو گیا۔ اور میں نے اٹھا کر اوپر کسی جگہ رکھ دیا۔ اس عورت کے متعلق اس وقت مجھے یوں محسوس ہوا۔ کہ یہ اب مر گئی ہے۔ یا مرنے والی ہے۔ اس وقت اس کے پاس اس کی ساس یا ماں جو بھی ہے آکر بیٹھ گئی ہے۔ اتنے میں میں باہر آجاتا ہوں۔ جہاں مجھے اپنی جماعت کے بہت سے دوست ملتے ہیں۔ کچھ ہندو اور کچھ پیغامی بھی ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب مجھے خاص طور پر یاد ہیں۔ اور ایک اور پیغامی بھی مجھے یاد ہے جس کے متعلق رؤیا میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ وزیر آباد کا ہے۔ اور اچھا تاجر ہے۔ پھر میں نے ایک اور شخص کو دیکھا۔ کہ وہ کھڑا ہے۔ اور اس کے پاس ایک گاڑی ہے۔ جو اس گاڑی سے ذرا بڑی ہے۔ جو بچوں کے لئے ہوتی ہے۔ اور تین بکرے بھی کھڑے ہیں۔ جن میں سے دو اس گاڑی میں جتے ہوئے ہیں۔ مجھے خیال پڑتا ہے۔ کہ اس جگہ میں نے بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کو بھی جماعت کے لوگوں میں سے دیکھا۔ جو لوگ وہاں کھڑے ہیں۔ میں ان کو مخاطب کر کے کہتا ہوں۔ کہ دیکھو یہ پانی کا طوفان میرے خواب کی بنا پر آیا ہے۔ مجھے اس طوفان کی اللہ تعالےٰ نے قبل از وقت خبر دے دی تھی۔ اور مجھے رویا ہو میں بکروں کی صورت میں خدا تعالےٰ کے فرشتے نظر آئے تھے۔ اور انہوں نے مجھ سے بات کی تھی۔ اور مجھے یہ سب نظارہ دکھایا گیا تھا۔ اور بتایا گیا تھا۔ کہ پھر یہ طوفان ہٹ جائیگا۔ اور سب سے پہلے میں روشنی دیکھوں گا۔ میں نے جب یہ کہا کہ بکروں کی صورت میں خدا تعالےٰ کے فرشتے ظاہر ہو کر مجھ سے ہم کلام ہوئے تھے۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ جس طرح کسی کی تقدیس اور بزرگی کا اعتراف کیا جاتا ہے۔ اسی طرح ان بکروں میں سے جو وہاں تھے۔ ایک نے میرے بازو پر اپنی تھوتھنی ملنی شروع کر دی گویا کہ وہ اظہار کرتا ہے۔ کہ جو کچھ آپ کہہ رہے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اور گویا کہ وہ برکت ڈھونڈھ رہے ہیں۔ اور خواب میں مجھے یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ بکرا اپنے پچھلے پاؤں پر کھڑا ہے۔ اور اس نے اگلے دونوں پاؤں میرے بازو کے گرد لپیٹ لئے ہیں۔ جیسے کوئی وفور محبت سے دوسرے کو کھینچتا ہے اور میرے بازو پر اپنا منہ پھیر رہا ہے اس وقت میں حاضرین کو گزشتہ سب واقعہ پھر سناتا ہوں۔ کہ اس طرح جب میرے خواب کے مطابق طوفان آیا۔ اور پھر ہٹا تو میں نے اپنی بیوی مریم بیگم کو مخاطب کر کے کہا کہ الحمد للہ مریم دیکھو میرا خواب پورا ہو گیا۔ پانی کم ہو رہا ہے۔ اور وہ دیکھو روشنی نظر آرہی ہے۔ جب میں یہ آخری بات کہتا ہوں کہ الحمد للہ میرا خواب پورا ہو گیا تو وہ لوگ جو میرے سامنے ہیں وہ بھی الحمد للہ یا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا۔ کہ وہ آدمی جو اس بکروں والی گاڑی میں بیٹھا تھا۔ گاڑی ہانک کر چلا گیا۔

خواب میں میں نے یہ بھی دیکھا کہ جس وقت میں نے اپنا رویا ہو سنانا شروع کیا۔ تو مولوی محمد علی صاحب وہاں سے ہٹ کر دوسری طرف چلے گئے۔ لیکن مولوی صدر الدین صاحب کھڑے رہے۔ مگر ذرا ہٹ کر۔ لیکن وزیر آباد کا جو پیغامی تھا۔ وہ اسی جگہ رہا۔ اور میرے سامنے کھڑا رہا اور یوں معلوم ہوتا تھا۔ کہ وہ اس خواب سے متاثر ہے۔ چنانچہ میرے یہ کہنے پر کہ الحمد للہ میرا خواب پورا ہو گیا۔ جو لوگ الحمد للہ یا اللہ اکبر کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ ان میں وہ وزیر آباد کا پیغامی بھی شامل ہے۔

تو یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے اشارات اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہوئے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی طوفان آنیوالے ہیں۔ ممکن ہے بعض طوفان ظاہری شکل میں ہوں اور بعض طوفان مشکلات و ابتلاؤں کی صورت میں ظاہر ہوں۔

ضرورت براہین احمدیہ

ایک دور دراز کے دوست کو براہین احمدیہ کے مطالعہ کا بے حد شوق ہے۔ لیکن وہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے اگر کوئی صاحب توفیق ان کے لئے براہین احمدیہ مرحمت فرما سکیں۔ تو شکریہ و ثواب کے مستحق ہوں گے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی "مصلح موعود" کے متعلق

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعیین

از ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے، ایل۔ایل۔بی پلیڈر گجرات

یہ ثابت کیا جا چکا ہے۔ کہ الہامی تعیین کی رُو سے حضرت امیر المومنین سیدنا **محمود احمد** ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہی مصلح موعود قرار پاتے ہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق کی خود بھی کوئی تعیین فرمائی ہے۔ اگر فرمائی ہے۔ تو کس کی؟ حضرت اقدسؑ نے متعدد مقامات پر اس پیشگوئی کا مصداق حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر چند حوالجات پیش کرتا ہوں:۔

(۱)

سبز اشتہار مورخہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش سے قریباً ۴۸ دن قبل) فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے اس عاجز پر ظاہر کیا۔ کہ ایک **دوسرا بشیر** تمہیں دیا جائے گا۔ جس کا نام **محمود** بھی ہے۔ وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ **یخلق اللہ ما یشاء** اور خدا تعالےٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا۔ کہ **۲۰ فروری ۱۸۸۶ء** کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی۔ اور اس عبارت تک کہ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔" پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے۔ کہ جو روحانی طور پر نزولِ رحمت کا موجب ہؤا۔ اور اس کے بعد کی عبارت **دوسرے بشیر** کی نسبت ہے۔" (سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۷)

اس عبارت سے معلوم ہؤا کہ

(۱) اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی عبارت جو "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" کے بعد شروع ہوتی ہے۔ بشیر ثانی کی نسبت ہے۔

(۲) "بشیر ثانی" کا دوسرا نام "محمود" ہے۔

اس جگہ احباب کرام کی سہولت کے لئے ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی دوبارہ پیش کی جاتی ہے:۔

"سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے۔ تیری ہی ذریت و نسل ہوگا۔ خوبصورت۔ پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا وہ دُنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔ فرزند۔ دلبند۔ گرامی ارجمند۔ مظہر الاول والآخر۔ مظہر الحق والعلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی رُوح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔ وکان امراً مقضیاً" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

یہ ہے عبارت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی۔ جس کے متعلق سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۱۷ کی محولہ بالا عبارت میں حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے۔ کہ:۔ "مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے" تک کی عبارت تو بشیر اول (مرحوم) کے متعلق ہے۔ اور اس کے بعد کی سب عبارات بشیر ثانی یعنی **محمود** کے متعلق ہیں۔

(۲)

"یہ دھوکا کھانا نہیں چاہیئے۔ کہ جس پیشگوئی کا ذکر ہؤا (یعنی یہ کہ "وہ رجس سے پاک ہے") وہ مصلح موعود کے حق میں ہے۔ کیونکہ **بذریعہ الہام** صاف طور پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی (بشیر اول) کے حق میں ہیں۔ اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے۔ وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے۔ کہ "اس کے ساتھ فضل ہے۔ کہ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا"۔ پس **مصلح موعود** کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا۔ اور نیز دوسرا نام اس کا **محمود**۔ اور تیسرا نام اس کا بشیر ثانی بھی ہے۔ اور ایک الہام میں اس کا نام فضلِ عمر ظاہر کیا گیا ہے۔"

(سبز اشتہار حاشیہ صفحہ ۲۱)

اس عبارت میں تو صاف الفاظ میں بشیر ثانی محمود کو "مصلح موعود" قرار دیا گیا ہے۔ نیز بالوضاحت اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق بھی "بشیر ثانی محمود" کو ہی ظاہر کیا گیا ہے۔

(۳)

"دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ **دوسرا بشیر** دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہؤا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدے کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اُس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا۔ اور احمق اس کی پاک بشارتوں پر ٹھٹھا کرتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ ہے۔ اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہؤا ہے۔"

(سبز اشتہار۔ حاشیہ صفحہ ۷)

اس عبارت میں حضور نے بشیر ثانی محمود۔ "مصلح موعود" کے جلد پیدا ہونے کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ سبز اشتہار کی ان تینوں عبارتوں کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ عبارتیں اس مسئلہ کی کلید ہیں۔ ان عبارتوں میں حضرت صاحب نے بالصراحت مصلح موعود کا نام "محمود" اور بشیر ثانی بذریعہ الہام رکھ دیا ہے۔ اور بلا شبہ اُسے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق قرار دیا ہے۔ اور یہ حضور نے اپنے "اجتہاد" سے نہیں فرمایا۔ بلکہ "بذریعہ الہام" کلّی انکشاف کے بعد فرمایا ہے۔ اب اگر حضرت اقدس کی کسی تحریر میں یہ لکھا ہؤا مل جائے۔ کہ "بشیر ثانی" "محمود" پیدا ہو گیا۔ یا یہ لکھا ہؤا ہو۔ کہ سبز اشتہار میں جس لڑکے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ وہ پیدا ہو گیا۔ تو قطعی طور پر تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ وہی لڑکا مصلح موعود۔ اور اشتہار ۲۰۔ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا مصداق ہے۔

کیونکہ حضور نے سبز اشتہار میں سوائے "بشیر ثانی" "محمود" "مصلح موعود" کے کسی اور لڑکے کے پیدا ہونے کی پیشگوئی نہیں فرمائی۔ اب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی تعیین سنیئے! فرماتے ہیں۔

"پانچویں پیشگوئی مَیں نے اپنے لڑکے **محمود** کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے **سبز ورق کے اشتہار** شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر صـ۳۱)

احباب کرام! نوٹ فرمالیں۔ کہ اس عبارت میں "اب نویں سال میں ہے" کے الفاظ تحریر فرماکر حضرت اقدس نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تعیین فرمادی ہے۔ نیز "سبز اشتہار" کا حوالہ دیکر اور مزید برآں "پیشگوئی کی میعاد" میں پیدا ہونے کا ذکر فرماکر "مصلح موعود" کے لئے جو ۹ سالہ میعاد بذریعہ الہام بتائی گئی تھی۔ اس کے اندر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا پیدا ہونا تحریر فرمایا ہے۔ کیونکہ بجز "۹ سالہ میعاد" کے (جو مصلح موعود کے لئے ہے) حضرت صاحب نے اپنے کسی لڑکے کے پیدا ہونے کے لئے "میعاد" بیان نہیں فرمائی۔

پھر فرماتے ہیں۔

"ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلاتوقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ سو محمود پیدا ہوگیا۔ کس قدر یہ پیشگوئی عظیم الشان ہے۔ خدا کا خوف ہے۔ تو پاک دل سے سوچو۔" (سراج منیر صـ۳۱)

"**محمود** جو میرا بڑا لڑکا ہے۔ اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی مع محمود کے نام کے موجود ہے۔ جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔ جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم صـ۱۵)

"محمود جو میرا بیٹا ہے۔ اس کے پیدا ہونے کے بارے میں اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں اور نیز یکم دسمبر ۱۸۸۸ء میں جو سبز رنگ کے کاغذ پر چھاپا گیا تھا پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور سبز رنگ کے اشتہار میں یہ بھی لکھا گیا تھا۔ کہ اس پیدا ہونے والے لڑکے کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور یہ اشتہار محمود کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ چنانچہ اب تک ہمارے مخالفوں کے گھروں میں صدہا یہ سبز رنگ اشتہار پڑے ہوئے ہوں گے۔ اور ایسا ہی ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار بھی ہر ایک کے گھر میں موجود ہوں گے۔ پھر جب اس پیشگوئی کی شہرت بذریعہ اشتہارات کامل درجہ پر پہنچ چکی اور مسلمانوں۔ عیسائیوں اور ہندوؤں میں سے کوئی بھی فرقہ نہ رہا جو اس سے بے خبر ہو۔ تب خدا تعالےٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۰۶ھ میں بروز شنبہ **محمود پیدا ہوا**۔ اور اس کے پیدا ہونے کی میں نے اس اشتہار میں خبر دی ہے۔ جس کے عنوان میں "تکمیل تبلیغ" موٹی قلم سے لکھا ہوا ہے جس میں بیعت کی دس شرائط مندرج ہیں۔ اور اس کے صـ۴ میں یہ الہام **پسر موعود** کی نسبت ہے۔

اے فخر رسل قرب تو معلوم شد
دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

(تریاق القلوب صـ۴۲)

اس عبارت میں تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے لئے "پسر موعود" کا لفظ بھی استعمال فرمایا ہے۔

"تیسرا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے۔ ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا یہ پایا کہ **محمود** تب میں نے اس پیشگوئی کے شائع کرنے کے لئے سبز رنگ کے ورقوں پر ایک اشتہار چھاپا جسکی تاریخ اشاعت یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔"

(تریاق القلوب صـ۴۰)

"ایسا ہی جب میرا پہلا لڑکا فوت ہوگیا۔ تو نادان مولویوں اور ان کے دوستوں اور عیسائیوں اور ہندوؤں نے اس کے مرنے پر بہت خوشی ظاہر کی۔ تب خدا تعالےٰ نے ایک دوسرے لڑکے کی مجھے بشارت دی۔ چنانچہ میرے سبز اشتہار کے ساتویں صفحہ میں اس دوسرے لڑکے کے پیدا ہونے کے بارے میں یہ بشارت ہے۔ کہ "دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔" یہ ہے عبارت اشتہار سبز کے صـ۷ کی۔ جس کے مطابق جنوری ۱۸۸۹ء میں لڑکا پیدا ہوا۔ جس کا نام محمود ہے۔ اور اب تک بفضلہ تعالےٰ زندہ موجود ہے۔ اور سترھویں سال میں ہے۔

(حقیقۃ الوحی صـ۳۶۰)

(نیز دیکھو حقیقۃ الوحی صـ۲۱۷)

حقیقۃ الوحی صـ۳۶۰ کی عبارت میں تو حضرت اقدس نے سبز اشتہار صـ۷ کی اصل عبارت بھی نقل فرمادی ہے۔ جس میں "بشیر ثانی" اور "محمود" کی پیدائش کا ذکر ہے۔ اور حضور نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کو اس پیشگوئی کے مطابق بیان فرماکر حضور کو صریح لفظوں میں اس کا مصداق قرار دیا ہے۔

غرضیکہ حضرت اقدس کی ان سب تحریرات کو ایک دفعہ پڑھ پاس لینے کے بعد ایک غبی سے غبی انسان کو بھی یہ تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی "بشیر ثانی" اور "مصلح موعود" ہیں۔

کھلا چیلنج

اگر اب بھی اہل پیغام میں سے کوئی شخص انتہائی ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے کوئی دوراز کار تاویل کرکے حق کو چھپانے کی کوشش کرے تو میں تمام اہل پیغام کو ایک کھلا چیلنج دیتا ہوں۔ اس تحدی کے ساتھ کہ وہ لوگ قیامت تک اس کا جواب نہیں دے سکیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

وہ چیلنج یہ ہے۔ کہ کوئی احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کا ممبر حضرت اقدس کی تحریرات سے یہ ثابت کردے کہ:-

(۱) "بشیر ثانی" اور مصلح موعود دو الگ الگ وجود ہیں۔

(۲) سبز اشتہار میں بجز مصلح موعود کے کسی اور لڑکے کی پیدائش کی پیشگوئی ہے۔

(۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی بشیر ثانی اور سبز اشتہار کی پیشگوئی کے مصداق نہیں ہیں۔ لیکن اگر ان تینوں امور کا اثبات اہل پیغام کے لئے ناممکن ہو تو پھر ان کے لئے بجز یہ تسلیم کرنے کے کہ حضرت سیدنا محمود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز ہی "مصلح موعود" ہیں۔ اور کوئی مفر نہیں رہتا۔ ؎

سخن وروں سے مقابلے میں سوائے ذلت حصول کیا ہے؟
چمن میں بحثے جو ہم سے بلبل تو ہنس پڑے پھول کھل کھلا کر

ضروری لیکن نہایت ارزاں ٹریکٹ

یہ ٹریکٹ تحریک جدید کے جلسہ ۳۱ جولائی ۱۹۳۸ء میں تقریر کرنے والوں کیلئے سہولت کا موجب ہے۔ یہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کی تین سالہ تقاریر متعلقہ تحریک جدید کا نچوڑ ہے۔ یہ تیاری جلسہ کے ضمن میں احباب کو لمبی محنت سے بچا سکتا ہے۔

یہ نہایت ارزاں ہے۔ ۱۰۰ صفحات کے باوجود صرف ۱؎ علاوہ محصول ڈاک ملتا ہے یہ غریب احباب جماعت کو مفت بھی مل سکتا ہے بشرطیکہ وہ بوقت مطالبہ اطلاع دیں کہ وہ قیمت ادا نہیں کرسکتے۔ احباب جماعت فوراً بواپسی ڈاک مطلوبہ تعداد سے مطلع فرمائیں۔ ٹریکٹ شائع ہوگیا ہے۔ انچارج تحریک جدید

اقتصادی مسوداتِ قانون پنجاب کی دفعات اور چند متعلقہ امور کی تشریح

پنجاب کے جن ہزاروں بلکہ لاکھوں کسانوں نے گذشتہ ۳۷ سال کے دوران میں اپنی زمینوں کو بے نامی داروں کے نام منتقل کردیا تھا۔ اب وہ بعض حالتوں میں کچھ معاوضہ دے کر اور بعض حالتوں میں بغیر کسی معاوضہ کے انہیں واپس لے سکیں گے۔ یہ بل اور دوسرے اقتصادی مسوداتِ قانون جو ابھی پنجاب اسمبلی میں پاس ہوئے ہیں۔ ایسی بحث وتمحیص کا موضوع بنے ہوئے ہیں جس کی شدید نوعیت کے زیر اثر بعض اوقات بنیادی واقعات کو نظر انداز کردیا گیا ہے۔ لہٰذا یہ بے جا نہ ہوگا۔ اگر عوام کی واقفیت کے لئے غیر اصطلاحی زبان میں ان بلوں کے احکام وشرائط اور چند متعلقہ امور کی تشریح کردی جائے۔

اس مضمون میں صرف اس بل کی طرف توجہ مبذول کی جائے گی جس کی رُو سے قانونِ انتقال اراضی کی ترمیم ثانی مقصود ہے۔ اس بل کا منشاء یہ ہے۔ کہ دو سوالات کے متعلق قانون وضع کیا جائے۔

اول: بے نامی انتقالاتِ اراضی کا سوال۔

دوم۔ یہ سوال کہ اس امر کا کون فیصلہ کرے۔ کہ آیا فلاں شخص قانون انتقال اراضی کے مفہوم کے مطابق زراعت پیشہ قوم کا ممبر ہے یا نہیں ہے۔

پہلے سوال کے متعلق اس مسودہ قانون کی دفعات سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہیں۔

بے نامی انتقالات اراضی کا مطلب

بے نامی انتقالاتِ اراضی کسے کہتے ہیں۔ بظاہر اکثر لوگ انہیں بخوبی نہیں سمجھتے۔ لہٰذا اس کی مختصر طور پر تشریح کی جاتی ہے۔ پنجاب کا قانون انتقال اراضی ۸ رجون ۱۹۰۱ء کو نافذ ہوا۔ اور اس کا منشاء یہ تھا۔ کہ از روئے قانون زراعت پیشہ افراد کی زراعتی اراضیات غیر زراعت پیشہ افراد کے نام منتقل نہ کی جائیں۔ اس قاعدہ کی چند مستثنیات ہیں جن کا دائرہ اثر نہایت محدود ہے اگر زید جو زراعت پیشہ ہے۔ بکر کا مقروض ہے۔ جو غیر زراعت پیشہ ہے۔ اور اپنے قرضہ کو اس طریق پر بیباق کرنا چاہتا ہے۔ کہ وہ یا تو اپنی زمین بکر کے ہاتھ بیچ ڈالے۔ یا بیس سال سے زیادہ مدت کے لئے اس طریق پر رہن رکھدے کہ بکر کو اس زمین سے پورا فائدہ اٹھانے کا اختیار ہو۔ تو وہ بروئے قانون ایسا نہیں کرسکتا۔ اس کے باوجود لوگ انتقالِ اراضی پر اس بندش کو غیر مؤثر بنانے کی کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ قانون کو اس معاملہ میں بے اثر کرنے کا ایک طریق یہ ہے۔ کہ جو غیر زراعت پیشہ کسی زراعت پیشہ شخص کی زمین لینا چاہتا ہے۔ اور بروئے قانون اپنے نام پر اسے لے نہیں سکتا۔ وہ اپنے کسی زراعت پیشہ دوست کو پیش کردیتا ہے۔ کہ وہ خود اپنے نام سے زمین حاصل کرے۔ ایسی صورتوں میں زید جو زراعت پیشہ ہے۔ اپنی زمین کو ایک اور زراعت پیشہ شخص کے پاس برائے نام فروخت کردیتا ہے۔ لیکن یہ شخص عمر ایک نقلی کارندہ ہے غیر زراعت پیشہ بکر کا۔ جو خود تو پسِ پردہ رہتا ہے۔ اور زمین کے حقیقی قبضہ اور آمدنی سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ اسے کہتے ہیں۔ کہ ایک زراعت پیشہ نے اپنی زمین کو غیر زراعت پیشہ کے حق میں ایک زراعت پیشہ کارندہ جسے بے نامی دار کہتے ہیں۔ کی وساطت سے منتقل کردیا۔ کوئی نہیں جانتا کہ پنجاب کے زراعت پیشہ افراد نے اس طریقہ سے کتنی زمین اپنے زراعت پیشہ بھائیوں کے پاس برائے نام لیکن غیر زراعت پیشہ افراد کے پاس حقیقی طور پر منتقل کر رکھی ہے۔

بہر حال اس ضمن میں حکومت کچھ مدت تک خاص منتخب رقبوں میں تحقیقات کرتی رہی۔ یہ معلوم ہوا کہ صرف ایک تحصیل میں بے نامی رہن ناموں اور بے نامی فروخت کی مالیت ۴۹ لاکھ روپے کے قریب تھی۔ اس تحصیل اور دیگر رقبوں میں تحقیقات کی بنا پر اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ پنجاب میں اس وقت جو بے نامی سودے ہو چکے ہیں۔ ان کی مالیت کئی کروڑ روپے تک پہنچی ہے۔ اور ایسے سودے ہزاروں نہیں۔ بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ہو چکے ہیں۔

اب کیا ہوگا

قانون انتقال اراضی کی ترمیم ثانی کے مسودہ قانون کی رو سے اس قسم کے سودے جملہ اغراض کے لئے کالعدم تصور کئے جائیں گے۔ اور انتقال کنندہ کو اس طرح منتقلہ اراضی پر قابض ہونے کا حق اس امر کے باوجود ہوگا کہ اس نے قانونِ انتقال اراضی کی شرائط واحکام کو خود غیر موثر بنانے کا قصد کیا ہو فرض کرو الف نے جو زراعت پیشہ ہے اپنی زمین ب زراعت پیشہ بے نامی دار کے پاس اس ارادہ سے منتقل کردی کہ فی الحقیقت زمین ج کے قبضہ میں چلی جائے۔ جو غیر زراعت پیشہ ہے۔ اور بعد ازاں ب اور ج نے (جو اس معاملہ میں باہم ملے ہوتے ہیں) ایک اور زراعت پیشہ د کے پاس فروخت کردی۔ یہ بھی فرض کرو کہ کچھ مدت بعد د نے اس زمین کو ہ کے پاس فروخت کردیا۔ اور پھر ہ نے اسے و کے پاس بیچ ڈالا۔ اور اسی طرح فروخت کا سلسلہ جاری رہا۔ موجودہ بل کی شرائط واحکام کے مطابق یہ تمام معاہدے کالعدم ہیں۔ اور زمین الف کو یا اس کے جائز وارثوں یا جانشینوں کو ملنی چاہیئے۔

سرکاری تحقیقات کی بنا پر خیال کیا جاتا ہے کہ بیشتر حالتوں میں وہ زمین جسے ایک غیر زراعت پیشہ نے ایک زراعت پیشہ بے نامی دار کی وساطت سے حاصل کیا۔ وہ بعد کو منتقل نہیں ہوئی۔ غالباً غیر زراعت پیشہ نے جو اکثر حالتوں میں ساہوکار ہوتا ہے اس زمین کو اس قابل سمجھا کہ اس نے اسے کسی اور کے پاس فروخت نہیں کیا۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے ممکن ہے کہ زراعتی زمین اس کے ہاتھ پھر کبھی نہ آسکے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ اسے کوئی دوسرا قابل اعتبار بے نامی دار نہ مل سکے۔ ان وجوہ کی بنا پر اس نے اس زمین کو دوسروں کے پاس فروخت کرنا مناسب نہ سمجھا۔

اراضی کس طرح واپس ملیگی

ان جملہ حالتوں میں یعنی جبکہ بے نامی دار کا زمین پر برائے نام قبضہ ہو۔ موجودہ بل کا منشاء یہ ہے کہ زمین اس شخص کو واپس دلادی جائے جس نے پہلے پہل اسے منتقل کیا تھا۔ اور بے نامی دار کو کوئی معاوضہ نہ دیا جائے۔ وہ شخص جس نے اپنی زمین کو منتقل کیا یا اس کے جائز ورثاء اور جانشین زمین کو واپس لینے کے لئے صاحب ڈپٹی کمشنر کی خدمت میں درخواست کرسکتے ہیں، اگر ڈپٹی کمشنر کو اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ انتقال بے نامی ہوا تھا تو وہ اپنی دلائل کو قلم بند کرنے کے بعد بذریعہ تحریری حکم کسی شخص کو جو زمین پر قابض ہو بیدخل کردیگا.... اور زمین کے انتقال کنندہ کو اس کا قبضہ دلا دے گا۔

اگر انتقال کنندہ نے کوئی درخواست نہ بھی دی ہو تو بھی ڈپٹی کمشنر اسے زمین کو واپس دلانے کے لئے یہی کارروائی کرے گا۔ اگر اسے یعنی ڈپٹی کمشنر کو از خود اس امر کا اطمینان ہو جائے کہ زمین بے نامی طور پر منتقل کی گئی تھی۔

کن کو اور کن حالتوں میں معاوضہ ملیگا

اس بل کی رو سے جو اشخاص بے دخل کئے جائیں گے۔ ان میں سے بعض کو معاوضہ دینے کے متعلق ایک شرط ہے یعنی ان حالتوں میں معاوضہ ملے گا۔ کہ جب زمین پہلے پہل ایک بے نامی دار کے نام منتقل ہوئی ہو اور اس نے بعد کو یہ زمین کسی حقیقی خریدار کے نام منتقل کر دی ہو۔ یہ شرط اس اصول کے تابع ہے کہ بے نامی دار اور ساہوکار جو اس کے پس پشت ہے اور جسے سودے کی حقیقی نوعیت کا علم ہے کسی قسم کے معاوضہ کے حق دار نہیں لیکن بعد ازاں جو اشخاص اس زمین کے خریدار بنے اور جنہوں نے پہلے انتقال کی نوعیت سے بے خبر رہ کر نیک نیتی سے زمین کو خریدا اور اس میں اصلاحیں کیں وہ ان اصلاحوں کی بنا پر معاوضہ کے حق دار ہیں اس زمین کی صورت میں جو پہلے پہل ایک بے نامی دار کے نام منتقل کی گئی اور پھر ایک کے بعد دوسرے خریدار کے قبضہ میں آتی گئی تو صرف آخری قابض معاوضہ دیئے جانے کی شرط سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ اس سے پہلے جو لوگ خریدار رہتے انہوں نے اپنی زمین کو دوسرے شخص کے ہاتھوں بیچ کر فائدہ اٹھالیا۔

یہ امر ڈپٹی کمشنر کے اقتضا رائے پر ہوگا۔ کہ آخری قابض کو حسب تشخیص معاوضہ دے۔ تشخیص ان اصولوں کے تابع کی جائے گی۔ جو اس باب میں وضع کئے جائیں گے"۔ لیکن تشخیص کردہ رقم ابتدائی سودے کی مالیت سے زیادہ نہیں ہوگی۔ لیکن یہ معاوضہ ان حالتوں میں نہیں دلایا جائے گا۔ جن میں آخری انتقال ۲۰ رجون ۱۹۳۶ء کے بعد ہوا ہو اگر اس امر کے متعلق کوئی سوال یا شبہ پیدا ہو۔ کہ آیا ایک شخص قانون انتقال اراضی کے مفہوم میں مشتہرہ زراعت پیشہ قوم کا ممبر ہے۔ یا نہیں۔ تو اس کا فیصلہ کون کریگا؟ اس وقت تک اس سوال کے آخری فیصلہ کا حق دیوانی عدالتوں کو رہا ہے اب موجودہ مسودہ قانون میں یہ انتظام کر دیا گیا ہے۔ کہ ان سوالات کا فیصلہ کرنا صرف ڈپٹی کمشنر کے حیطۂ اختیار میں ہوگا۔ اور ان کے فیصلہ کی اپیل صاحبان کمشنر اور فنانشل کمشنر کر سکیں گے۔ لیکن ڈپٹی کمشنر کو ایک ایسے مقدمہ میں جو ۱۵ رجون ۱۹۳۶ء سے پہلے دائر ہو۔ دیوانی عدالتوں کے فیصلہ پر از سر نو غور کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ یہ ذکر کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا۔ کہ یہ جملہ شرائط جو قانون انتقال اراضی میں منضبط کر دی جائیں گی۔ اس قاعدہ کے ماتحت ہونگی جو قانون مذکور کی دفعہ ۲۰ میں درج ہے۔ اور جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ اس قانون کے ماتحت قانون پیشہ اصحاب کو ان فریقین کی طرف سے بطور وکیل پیش ہونے کی اجازت نہ ہوگی۔ جن کا تعلق اس قانون کے ماتحت کسی مال افسر کی عدالت میں کسی مقدمہ سے ہو۔

(محکمہ اطلاعات پنجاب)

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ کے متعلق اعلان

مندرجہ ذیل جماعتوں کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے حسب ذیل اصحاب کو ۳۰ را پریل ۱۹۴۱ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے

(۱) حلقہ پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ } چوہدری غلام محمد صاحب آف پوہلا مہاراں

(۲) جماعت احمدیہ بھلیسر ضلع گجرات } چوہدری غلام نبی صاحب

(۳) جماعت احمدیہ چک ۳۱۲ ضلع لائل پور } چوہدری محمد جان صاحب

(۴) جماعت احمدیہ شملہ حافظ عبد السلام صاحب ملٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ

(۵) پراونشل انجمن احمدیہ سندھ۔ خانصاحب شیخ نعمت اللہ صاحب بروچ انسپکٹر (نائب امیر نواب عبد اللہ خان صاحب)

(۶) جماعت احمدیہ سامانہ ریاست پٹیالہ شیخ ظفر حسن صاحب (۷) جماعت احمدیہ کلکتہ خان بہادر چوہدری ابوالہاشم خان صاحب (۸) پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کے امیر چوہدری ابوالہاشم خانصاحب کے عہدہ امارت میں ۳۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء تک توسیع منظور کی گئی ہے

"الفضل" کی اشاعت کے متعلق جماعت احمدیہ کی ذمہ واری

اور اس کے متعلق چند تجاویز

اگرچہ مجھے احمدیت قبول کئے کچھ زیادہ عرصہ نہیں گذرا۔ مگر یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعاؤں کا نتیجہ ہے کہ میں سلسلہ کی ضروریات کے متعلق بہت تیز احساس رکھتا ہوں۔ "الفضل" کی مالی مشکلات کے پیش نظر مجھے کئی دنوں سے یہ خیال پیدا ہو رہا تھا کہ اس کی اشاعت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ سو عرض ہے کہ "الفضل" جماعت احمدیہ کا آرگن ہے اور جماعت احمدیہ اس مامور اور رسول کی جماعت ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ کے لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث فرمایا۔ ہاں وہ جماعت احمدیہ جس کا دعویٰ اور ایمان ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے براہین اور دلائل سے ساری دنیا پر غلبہ حاصل کرنا ہے اور جس کی قربانیوں کو دیکھ کر مخالفین بھی انگشت بدنداں ہیں۔

اندریں حالات "الفضل" کا مطالعہ ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے نہ صرف ضروری بلکہ اشد ضروری ہے جماعت احمدیہ میں اگرچہ ایسے مخلصین کی کمی نہیں جن کی طبیعت ایک دن اخبار نہ ملنے کی وجہ سے بے چین اور مغموم ہو جاتی ہے اور وہ ایسا محسوس کرتے ہیں کہ ان کی کوئی قیمتی سے قیمتی چیز گم ہے۔ مگر یہ بھی صحیح ہے کہ احباب جماعت کو جس حد تک "الفضل" کی خریداری اور اشاعت کے متعلق توجہ کرنی چاہیئے وہ اس سے غافل ہیں اور جماعت کی موجودہ تعداد کے لحاظ سے اخبار کی اشاعت بہت کم ہے۔ "الفضل" کی مالی حالت اگرچہ میرے خیال میں کبھی بھی تسلی بخش نہیں ہوئی مگر جو مالی مشکلات اس کو اس وقت لاحق ہیں وہ اس امر کی مقتضی ہیں کہ احباب جماعت نہ صرف خود خریدار بنیں۔ بلکہ اپنی اپنی جماعت کے ہر مستطیع دوست کو خریدار بننے کی تحریک کریں۔

"الفضل" کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے گذشتہ جلسہ سالانہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی۔ کہ وہ اس کی خریداری بڑھائیں۔

جب حضور کا یہ ارشاد ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا۔ وہ کونسا احمدی ہوگا جو حضور کے اس ارشاد کو پورا کرنے میں اپنی سعادت نہ سمجھے۔ حضور نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر دوران تقریر میں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ بعض دوست اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ "الفضل" کے مضامین ان کے لئے دلچسپی کا باعث نہیں ہوتے۔ حضور نے فرمایا تھا۔ مجھے تو "الفضل" پڑھنے سے بہت کچھ حاصل ہوتا ہے اور اس کے مضامین نہایت عمدہ ہوتے ہیں مگر معلوم ہوتا ہے کہ ایسے دوستوں کے دماغ بند ہو گئے ہیں جن میں سے روحانیت اندر داخل ہوتی ہے۔ کیا وہ احباب جو "الفضل" کے خریدار نہیں یا اس کے مطالعہ سے لاپرواہ ہیں حضور کے اس ارشاد کے پیش نظر اپنی اس کمزوری کو دور کرنے کی کوشش فرمائیں گے۔؟

"الفضل" کا مطالعہ ہر احمدی مرد اور عورت کے لئے تربیتی لحاظ سے بھی اشد ضروری ہے اور میں سمجھتا ہوں۔ جماعت میں بیداری پیدا کرنے کا یہ ایک واحد ذریعہ ہے۔ میں اپنے علم اور مشاہدہ کی بنا پر عرض کرتا ہوں کہ جماعت میں صرف وہی لوگ سست ہیں

جو الفضل کا روزانہ بغور مطالعہ نہیں کرتے۔ یا دوسرے اصحاب کا اخبار لے کر موٹی موٹی سرخیاں دیکھنے کے عادی ہیں۔ ورنہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ علاوہ اور مضامین کے وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے روح پرور اور ایمان افروز خطبات پڑھیں۔ اور پھر ان کو سلسلہ عالیہ کی مشکلات کا احساس تک نہ ہو۔

اب میں توسیع اشاعت "الفضل" کے متعلق اپنے ناقص خیال کے مطابق چند تجاویز عرض کرتا ہوں۔

۱۔ ہر احمدی جماعت دیگر عہدہ داروں کی طرح ایک نمائندہ الفضل کا انتخاب کرے۔ جس کا فرض الفضل کی اشاعت بڑھانا ہو۔ میرا تجربہ ہے کہ ذاتی تحریک اخباری تحریک کے مقابلہ پر زیادہ مؤثر ثابت ہوتی ہے)

۲۔ علاوہ "نمائندہ الفضل" کے ہر جماعت میں ایک کمیٹی بنائی جائے جس کا یہ فرض ہو۔ کہ وہ نمائندہ الفضل کو اس کے فرائض کی ادائیگی میں مدد دے۔

۳۔ امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان نمائندہ الفضل کی کارگزاری کی بھی اسی طرح نگرانی اور رپورٹ کریں جس طرح وہ دوسرے عہدہ داروں کے کام کی کرتے ہیں۔

۴۔ ہر جماعت کی کمیٹی مذکور اخبار خریدنے والے اصحاب کی فہرست تیار کر کے ان کو خریداری کی تحریک کریں۔ بالخصوص عہدہ داروں کو جو دوست روزانہ پرچہ خریدنے سے واقعی معذور ہوں۔ ان کے نام خطبہ نمبر جاری کرا دیا جائے۔

۵۔ اشاعتِ "الفضل" کو صرف جماعت کے دوستوں تک محدود نہ رکھا جائے۔ بلکہ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو بھی خریداری کی تحریک کی جائے۔ نیز ہر شہر کی میونسپل کمیٹی کی لائبریری کو الفضل کی خریداری کے لئے تحریک کی جائے۔

۶۔ مقامی نمائندہ الفضل اور مینیجر صاحب الفضل کے درمیان اخبار کی اشاعت کے متعلق جو خط و کتابت ہو۔ اس کا خرچ الفضل کی آمد سے ادا کیا جائے۔

مجھے اس بات کا علم نہیں۔ کہ آیا جماعتی رنگ میں مندرجہ بالا تجاویز پر عمل کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ مگر میرا خیال ہے کہ جب تک ہم الفضل کی اشاعت کے مسئلہ کو جماعتی رنگ میں سلجھانے کی کوشش نہیں کرینگے۔ کامیابی مشکل ہے

خاکسار۔ فتح محمد بٹالوی سکرٹری تعلیم و تربیت

مسائلِ وراثت زیرِ آیاتِ قرآنِ کریم

از جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

۴

حق وراثت میں قائمقامی نہیں

یاد رہے کہ حق وراثت میں حقیقی طور پر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا قائم مقام نہیں ہوتا۔ اور جتنے وارث بالواسطہ قرابتدار ہونے کے باوجود وراثت کے حصہ دار شمار ہوتے ہیں۔ وہ سب براہ راست وارث قرار پاتے ہیں۔ مثلاً بیٹے کی غیر موجودگی میں جو پوتا وارث ہوتا ہے تو اس لئے نہیں کہ وہ بیٹے کا قائمقام ہے۔ بلکہ اس لئے کہ وہ بھی اولاد کے مفہوم میں اسی طرح داخل ہے۔ جس طرح بیٹا داخل ہے۔ اسی طرح بیٹے کی موجودگی میں پوتے کے وارث نہ ہوسکنے کی وجہ یہ نہیں ہوتی۔ کہ اصل حقدار موجود ہے۔ اور اصل کی موجودگی میں کوئی شخص اس کی قائمقامی کا مستحق نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا یہ باعث ہوتا ہے۔ کہ اقرب کی موجودگی میں ابعد کالمعدوم شمار ہوتا ہے۔ اور اگر اس میں قائمقامی کا کوئی دخل ہوتا تو کوئی وجہ نہ تھی۔ کہ ماں کی غیر موجودگی کی حالت میں نانا اپنے نواسہ کا یا نواسہ اپنے نانا کا وارث محسوب نہ ہوتا کیونکہ قرابت کی رو سے نانا اور دادا میں اور اسی طرح نواسہ اور پوتے میں قطعاً کوئی فرق نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ بالکل برابر کا مرتبہ اور مقام رکھتے ہیں۔ اور حرمت اور پردہ کے مسائل میں بھی بالکل پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ اور ان میں سر مو فرق نہیں ہوتا۔

پس اگر وراثت میں قائمقامی کا بھی کوئی دخل ہوتا تو ممکن نہ تھا کہ پوتا تو اپنے دادا کا وارث ہو سکتا۔ مگر نواسہ اپنے نانا کا وارث نہ ہو سکتا یا دادا تو اپنے پوتے کا وارث ہوتا اور نانا اپنے نواسے کا وارث نہ ہوتا۔ بلکہ بھی وارثوں میں شمار ہوتے۔ اسی طرح قائمقامی کی رو سے داماد اپنے خسر کا۔ اور خسر اپنے داماد کا وارث ہو سکتا۔ اور سالہ اور سالی اپنے بہنوئی کا۔ اور بہنوئی اپنے سالے اور سالی کا۔ اور خدا جانے یہ سلسلہ کہاں تک لمبا چلتا۔ مگر چونکہ مسائل وراثت میں قائمقامی کا حقیقی طور پر کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اس لئے کوئی شخص کسی کا قائمقام ہونے کی حیثیت میں وارث نہیں ہو سکتا۔

پس نرینہ اولاد کی غیر موجودگی میں باپ کو نرینہ اولاد کا قائمقام شمار کرنے کے یہ معنی نہیں کہ قائمقامی بھی استحقاق وراثت کا کوئی ذریعہ ہے۔ بلکہ اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ عصبہ (غیر محدود حصہ پانے والا وارث) ہونے کا جو حق بسبب مقدم طور پر نرینہ اولاد کو اور اس کے بعد غیر نرینہ اولاد کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ نرینہ اولاد کی غیر موجودگی میں باپ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

اس جگہ یہ بات بھی توضیح طلب ہے کہ جب باپ اور نرینہ اولاد دو الگ الگ فریق ہیں تو کیا وجہ ہے کہ نرینہ اولاد کی غیر موجودگی میں اس کا حق عصوبت باپ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔

سو واضح ہو کہ قرآن کریم نے ایک طرح سے آباء کو اور ابناء کو ایک ہی سلسلہ کی اوپر اور نیچے کی مختلف کڑیاں اور ایک ہی سلک میں منسلک قرار دیا ہے۔ چنانچہ اولاد کا اور والدین کا ایک ہی آیت میں ملاکر ذکر کرتے ہوئے اس آیت کے شروع میں پہلے اولاد کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کے بعد ابوین کا اور اس کے آخر میں پہلے آباء کا نام

درس القرآن کے متعلق اعلان

جیسا کہ گزشتہ سالوں میں درس قرآن کریم و صرف نحو کا انتظام ہوا تھا۔ اس سال بھی نظارت تعلیم و تربیت کی نگرانی میں اس کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ ہر دو درس ۱۵ اگست ۱۹۳۶ء سے شروع ہو کر ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء تک جاری رہیں گے۔ اور مسجد اقصیٰ میں ہوا کریں گے۔ جو بیرونی احباب فرصت نکال کر یا رخصت لے کر ان درسوں میں شریک ہو سکتے ہوں۔ وہ ضرور شریک ہوں۔ خصوصاً وہ دوست جو گزشتہ سال شریک ہوئے تھے۔ قرآن کریم کا درس مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری مبلغ اور صرف و نحو کا درس مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مقامی واعظ دیں گے۔

قرآن کریم کا درس سورہ مریم سے لے کر آخیر سورہ فاطر تک ہو گا۔ گزشتہ دو سال میں سورہ کہف ختم ہو چکی ہے۔

ناظر تعلیم و تربیت

مجاہد پولینڈ کا پروگرام

چوہدری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی-اے-ایل-ایل-بی مبلغ ہنگری پولینڈ و زیچو سلو یکیا ۲۲ جولائی کو بذریعہ سلشیا بمبئی پہونچ رہے ہیں۔ ان کا پروگرام حسب ذیل ہوگا۔

جی-اے-پی لائن سے ۲۴ جولائی کی شام کو چل کر

تاریخ	مقام	وقت
۲۵ جولائی	بھوپال	۴۰ — ۸
"	آگرہ	۵۵ — ۱۶
"	دہلی	۴۳ — ۲۰
"	میرٹھ چھاؤنی	۴۷ — ۲۲
۲۶ جولائی	سہارنپور	۴۸ — ۰
۲۶ جولائی	انبالہ چھاؤنی	۳۰ — ۲
"	لدھیانہ	۴۸ — ۴
"	جالندھر سٹی	۳۹ — ۵
"	امرت سر	۵۳ — ۶
"	بٹالہ	۵۱ — ۸

اور قادیان ۴۰-۹ پہنچ جائیں گے۔ احباب ان کے استقبال کا موزوں بندوبست کریں۔

"احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے" پر مضامین

مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت کے ممبروں میں شوق تحریر پیدا کرنے کے لئے ایک انعامی مقابلہ تجویز ہوا تھا۔ مضمون برائے مقابلہ "احمدیت ہم سے کیا چاہتی ہے" تھا۔ اس موضوع پر مضمون لکھنے والوں کے نام ان کے حاصل کردہ نمبروں کے ساتھ درج ذیل کئے جاتے ہیں۔

نام	نمبر حاصل کردہ
برکات احمد صاحب راجیکی	۹۹/۱۰۰
سید عبدالباسط صاحب	۸۰
مولوی محمد احمد صاحب ثاقب	۷۵
شریف احمد صاحب اشرف	۷۰
مرزا منور احمد صاحب	۶۵
محمد الدین صاحب انور	۶۳
محمد سعید صاحب	۶۰
محمد شفیع صاحب سلیم	۴۰
مولوی اقبال احمد صاحب راجیکی زعیم مجلس	۴۰

احباب قادیان کے چندہ خلافت جوبلی فنڈ کی چوتھی قسط

لجنہ اماء اللہ کی مخلصانہ کوششیں

محلہ ریتی چھلہ کی قابل قدر تلافی

احباب قادیان کے چندہ خلافت جوبلی فنڈ کی چوتھی قسط کو اخبار میں بھجواتے ہوئے میں اپنی طبیعت میں ایک خاص خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ اس قسط کے ساتھ قادیان کے جملہ محلہ جات اور حلقوں کی پہلی قسط تکمیل کو پہنچتی ہے۔ نہ صرف تکمیل کو پہنچتی ہے بلکہ اکثر حلقے اپنے ذمہ لی ہوئی رقوم کو تجاوز کر چکے ہیں فجزاہم اللہ خیراً وکان اللہ معھم۔ لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور خصوصاً محترمہ ام طاہر احمد صاحب سکرٹری لجنہ اماء اللہ نے جس اخلاص اور شوق کے ساتھ اس تحریک میں حصہ لیا ہے وہ بہت ہی قابل تعریف اور قابل تقلید ہے۔ ام طاہر احمد صاحب خود ہر محلہ میں تشریف لے گئیں اور اپنی نگرانی میں محلہ کی مستورات کا جلسہ منعقد کرا کے احمدی خواتین سے چندہ کے وعدے لئے۔ چنانچہ آج کی فہرست سے معلوم ہوگا کہ لجنہ کے وعدوں کی فہرست اس حد سے تجاوز کر چکی ہے جو شروع میں لجنہ اماء اللہ نے اپنے ذمہ لی تھی اور ابھی خدا کے فضل سے اس میں بہت اضافہ کی امید ہے۔

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ غلام محمد صاحب باورچی عرف گاماں یکہ تغلق والا سابق ملازم مرزا گل محمد صاحب کو اپنے ہاں ملازم رکھنے میں احتیاط سے کام لیں۔

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

اسی طرح محلہ ریتی چھلہ نے بھی گو دوسرے محلوں سے آخر میں رپورٹ بھجوائی ہے جس کی وجہ سے مجھے گذشتہ رپورٹ میں ان کے متعلق کچھ ریمارک بھی کرنا پڑا۔ مگر اب اس محلہ نے اپنی پہلی قسط میں ہی اس التوا کی کافی دست فی تلافی کر دی ہے۔ اور اپنے وعدہ کی رقم سے آگے نکل گئے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اب مجھے محلہ دارالفضل کا فکر ہے۔ یہ محلہ خدا کے فضل سے بہت بڑا ہے۔ اور قادیان کی نئی آبادی میں سب سے پرانا محلہ ہے۔ مگر ابھی تک اس کی بھجوائی ہوئی فہرست میں قربانی کی وہ روح نظر نہیں آتی۔ جو یقیناً اہل محلہ میں موجود تو ہے مگر کسی وجہ سے دبی ہوئی ہے۔ اہل محلہ کو بیدار ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ ان کے ساتھ ہو۔ آمین

فہرست درج کرنے سے قبل یہ بات بھی قابل نوٹ ہے۔ کہ اس فہرست میں سوائے محلہ ریتی چھلہ کے جن کی یہ پہلی فہرست ہے۔ باقی رقوم میں سے صرف پندرہ روپے اور اس سے اوپر کی رقوم کا تفصیلی ذکر کیا گیا ہے۔ اور پندرہ روپے سے کم کی رقوم کو اکٹھا دکھا دیا گیا ہے۔ یہ صرف اختصار کی غرض سے ہے۔ ورنہ خدا کے دربار میں ساری تفصیل درج ہے۔ اور سب بہن بھائی اپنے اپنے اخلاص کے مطابق اجر پائیں گے۔ دفتر میں بھی مفصل فہرست محفوظ ہے۔ جو ہر وقت چیک کی جا سکتی ہے:۔ خاکسار مرزا بشیر احمد

تتمہ فہرست خاندان حضرت مسیح موعودؑ

وعدہ ساڑھے بارہ ہزار

حضرت مرزا شریف احمد صاحب	۵۰۰/
بیگم صاحبہ مرزا رشید احمد صاحب	۱۰۰/
بیگم صاحبہ خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم	۲۵/
میزان	۶۲۵/

سابقہ میزان	۱۲۹۱۰/
کل میزان تاحال	۱۳۵۳۵/

فہرست محلہ ریتی چھلہ

وعدہ ۹۰۰/ روپے

چوہدری علی محمد صاحب صدر محلہ	۱۰۰/
ڈاکٹر محمد دین صاحب وائس پریذیڈنٹ	۲۰/
شیخ محمد اکرام ... سیکرٹری امور عامہ	۱۰۱/
رفضل حسین صاحب ولد محمد عبداللہ صاحب سیکرٹری تبلیغ	۶۰/
شیخ نور دین صاحب سیکرٹری وصایا	۳۰/
مستری دین محمد صاحب	۴۰/
خواجہ محمد شریف صاحب	۳۰/
مستری لال دین صاحب	۱۰/
محمد احسن صاحب قریشی محمد اکمل صاحب قریشی محمد افضل صاحب قریشی	۵۰/
میر ولی داد صاحب	۱۰/
منشی سراج الدین صاحب	۱۰/
مستری وزیر محمد صاحب	۸/
بابا احمد دین صاحب	۱۰/
عبدالرحیم صاحب دوکاندار	۱۰/
ڈاکٹر خداداد صاحب	۲۰/
شیخ رحمت اللہ صاحب	۵۰/
شیخ فضل احمد صاحب	۲۰/
شیخ مہر دین صاحب سبزی فروش	۶/
جلال الدین صاحب حجام	۳/
اسمٰعیل صاحب حجام	۴/
لال دین صاحب موچی	۳/
مستری العدد (؟) نا صاحب	۱۰/
چوہدری خدا بخش صاحب	۲۰/
سراج الدین صاحب نان فروش	۳/
مستری محمد رمضان صاحب	۴۰/
مستری محمد دین صاحب پسر	۳۰/
مستری بدر دین صاحب	۲۵/
مستری فضل دین صاحب	۳۰/
مستری فیض محمد صاحب	۲۵/
مستری عبدالغنی صاحب	۱۰/
مستری عبدالسبحان صاحب	۵/
مستری روشن دین صاحب	۳۶/
سلطان محمد صاحب پسر چوہدری علی محمد صاحب	۱۵/
برہان محمد صاحب پسر چوہدری علی محمد صاحب	۵/
عطاء اللہ صاحب ولد چوہدری عبداللہ خانصاحب	۵/
میاں عبداللہ صاحب کشمیری عرف عبدل	۱۵/

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

امرتسر ۲۳ جولائی۔ کسانوں پر لاٹھی چارج کی مذمت کے لئے میونسپل کمیٹی کے اجلاس میں تحریک التوا کی اجازت دینے سے صدر نے انکار کر دیا۔ اس پر کمیٹی کے کانگرسی ممبر واک آؤٹ کر گئے۔

لاہور ۲۳ جولائی۔ پنجاب اسمبلی کی نیشنل پروگریسو پارٹی کے صدر راجہ نریندر ناتھ نے ایک بیان کے دوران میں کہا۔ کہ گو موجودہ حکومت نے بعض قوانین پاس کرنے میں جلد بازی سے کام لیا ہے مگر میں اس کی تشکیل میں کوئی انتشار پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ کیونکہ میرے نزدیک یہ حکومت بالکل تسلی بخش ہے۔ کولیشن سے ہماری علیحدگی کا کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا۔

کراچی ۲۳ جولائی۔ سر عبداللہ ہارون نے آل انڈیا مسلم لیگ کی ایگزیکٹو کونسل کے سامنے یہ تجویز پیش کی ہے کہ یوپی۔ بہار۔ اڑیسہ۔ سی پی مدراس وغیرہ کانگرسی صوبوں کے مسلمان علماء سندھ صوبہ سرحد اور پنجاب کا دورہ کر کے مسلمانوں کے متعلق کانگرسی حکومتوں کی سختیوں اور ناانصافیوں کو آشکارا کریں۔ نیز مسلم لیڈروں کا ایک وفد لیگ آف نیشنز اور مغربی ممالک کے سامنے اقلیتوں کے حقوق کے متعلق کانگرس کے رویہ کی وضاحت کے لئے بھیجا جائے۔ اور کانگرس کے اس الزام کی تردید کرے کہ ہندوستان کے مسلمان وطن سے غداری کر رہے ہیں

مدراس ۲۳ جولائی۔ اخبار ہندو کے نامہ نگار مقیم لندن کا بیان ہے کہ فیڈریشن کے متعلق برطانیہ اور کانگرس کے اختلافات کو دور کرنے کے لئے لارڈ لوتھین بہت کوشش کر رہے ہیں وزیر ہند ریاستوں پر تمام جائز دباؤ ڈالیں گے کہ وہ اصلاحات کو نفاذ کر دیں۔ ایک اعلان کیا جائے گا۔ کہ فیڈرل لیجسلیچر کو اختیار ہوگا۔ کہ لوگوں کی خواہشات کے مطابق انڈیا ایکٹ میں ترمیم کر سکے۔

کراچی ۲۳ جولائی۔ سندھ کی کولیشن وزارت کی پوزیشن میں جو کمزوری پیدا ہو گئی تھی۔ اسے دور کرنے کے لئے ہندو پارٹی اور یونائیٹڈ پارٹی نے اس پر اعتماد کے ریزولیوشن پاس کر دیئے ہیں۔ چونکہ کانگرس پارٹی نے وزارت کی امداد سے انکار کر دیا ہے۔ اس لئے کوشش کی جا رہی ہے کہ سر غلام حسین ہدایت اللہ کی پارٹی کا تعاون حاصل کیا جائے اور اس غرض سے وزراء کی تعداد میں اضافہ کر کے اس پارٹی کے ممبر بھی وزارت میں لے لئے جائیں۔

لکھنؤ ۲۳ جولائی۔ دریائے راپتی میں سخت طوفان آ گیا ہے۔ جس سے ضلع بہرائچ اور ضلع اعظم گڈھ کے بانصد دیہات زیر آب ہو گئے ہیں۔ دھان اور گنا کی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے اس وجہ سے ان اضلاع میں تقاوی کی وصولی بند کر دی گئی ہے۔

پشاور ۲۳ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ فرنٹیر کانگرس پارلیمنٹری بورڈ میں یہ تجویز زیر غور آنے والی ہے۔ کہ تمام رہن شدہ اراضیات بیس سال کے بعد بغیر کسی معاوضہ کے مالکوں کو واپس کر دی جائیں اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اسمبلی میں زراعتی قرضہ ریلیف بل میں ترمیم کا بل پیش ہوگا۔

واردھا گنج ۲۳ جولائی۔ کانگرس پارلیمنٹری سب کمیٹی کے فیصلہ کے مطابق ڈاکٹر کھارے وزیر اعظم سی۔ پی نے استعفیٰ دیدیا ہے۔ گورنر نے ڈاکٹر صاحب کو مطلع کیا ہے کہ وہ ان کا استعفیٰ فوراً منظور نہیں کر سکتے۔ انہیں اس صورت حالات پر غور کرنے کے لئے وقت درکار ہے ڈاکٹر صاحب مذکور نے کانگرس ورکنگ کمیٹی کو صورت حالات سے مطلع کر دیا ہے اور اب اس کے فیصلہ کے منتظر ہیں۔

امرتسر ۲۳ جولائی۔ آج شام کو پھر ۲۵ کسانوں کا ایک جتھہ دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کرنے کے لئے نکلا جسے سابق انہیں ریلوے پل پر منتشر ہونے کا حکم دیا گیا۔ اور انکار پر گرفتار کر لیا گیا جتھہ بازی کو جاری رکھنے کے لئے وار کونسل بنائی گئی ہے۔ لنگر جاری کر دیا گیا ہے۔ آئندہ تیرہ روز تک ۲۵ آدمیوں کا جتھہ یہاں پہنچا کرے گا۔

پیرس ۲۳ جولائی۔ پنڈت جواہر لال نہرو ستمبر کے آخر میں روس جانا چاہتے ہیں اس سلسلہ میں آپ نے پیرس کے روسی سفارتخانہ میں سفیر روس سے ملاقات کی۔

روم ۲۳ جولائی۔ یہودیوں کے متعلق ہر ہٹلر کی پالیسی پر غالباً مسولینی نے بھی عمل کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ چنانچہ آج یہودی ٹیلیگرافک ایجنسی کے ڈائرکٹر کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ آٹھ یوم کے اندر اندر اٹلی سے نکل جائے۔

روم ۲۳ جولائی۔ فیسسٹ پارٹی ریشنلزم کی حامی ہے لیکن پوپ نے اپنی ایک تقریر میں اس کی سخت مذمت کی اور کہا کہ یہ عیسائیت کے اصول کے منافی اور بنی نوع انسان کے لئے سخت مضر ہے خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تقریر مسولینی اور پوپ میں نزاع کا باعث ہوگی۔

شملہ ۲۳ جولائی۔ امرتسر میں کسانوں کے جتھہ پر لاٹھی چارج کے متعلق تحقیقات کرنے کے لئے وزیر اعظم نے سر مقبول محمود اور سردار اجل سنگھ کو مقرر کیا ہے۔

ڈبلن ۲۳ جولائی۔ حکومت اٹلی کا ایک جہاز جس میں بحری ٹریننگ حاصل کرنے والے تھے یہاں آیا۔ تو آئرش نوجوانوں نے اس کے ملاحوں پر حملہ کر دیا حملہ آور "ابی سینیا کو یاد رکھو" کے نعرے لگا رہے تھے۔ پولیس نے ملاحوں کو بڑی مشکل سے بچایا۔

بمبئی ۲۳ جولائی۔ دریائے برہم پتر میں طغیانی کی وجہ سے آسام کے بعض ایسے علاقے زیر آب ہیں جہاں کبھی پانی نہ پہنچا تھا۔ کئی دیہات میں وبائی امراض پھوٹ پڑے ہیں۔ بنگال آسام ریلوے کی پٹڑی چونکہ سیلاب کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے اس لئے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ چٹاگانگ نے اعلان کیا ہے کہ گاڑیوں کی آمد و رفت تین ہفتوں کے لئے بند رہے گی۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) یہاں کی میڈیکل یونین نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ غیر ملکی ڈاکٹروں کو پریکٹس کرنے کی ممانعت کی جائے۔ اگر یہ مطالبہ منظور نہ کیا گیا۔ تو یونین کے چھ ہزار ممبر ہڑتال کر دیں گے۔

شملہ ۲۲ جولائی محکمہ براڈکاسٹنگ کے ڈپٹی کنٹرولر مسٹر احمد شاہ بخاری کو حکومت ہند نے سبکدوش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کی جگہ کسی آئی۔ سی ایس کو لگایا جائے گا۔ بخاری صاحب پنجاب میں واپس آ کر اپنی سابقہ پوسٹ یعنی پروفیسری پر تعینات ہونگے۔

لنڈن ۲۳ جولائی۔ جنگ کی صورت میں لنڈن پر حملہ کے خوف نے لوگوں کو اس قدر پریشان کر رکھا ہے کہ بڑی بڑی فرمیں اپنے دفاتر لنڈن سے باہر منتقل کر رہی ہیں۔ اور بڑے بڑے لارڈ بھی باہر رہائش اختیار کر رہے ہیں

دہلی ۲۲ جولائی۔ سٹیٹسمین کے نامہ نگار نے اطلاع دی ہے کہ فقیر ایپی نے اپنے لشکر کی دو پارٹیاں کالاباغ کے قریب دریائے سندھ کے پل کو تباہ کرنے پر مامور کی ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ پنجاب سے سامان جنگ اور رسد وزیرستان نہ پہنچ سکے۔ گورنمنٹ نے احتیاطی تدابیر اختیار کر لی ہیں۔

پشاور ۲۲ جولائی۔ صوبہ سرحد کی وزارت نے کثیر انہ قوانین کی منسوخی کا جو بل پاس کیا تھا۔ گورنر نے اسے منظور کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی اس سوال پر غور کر رہی ہے اور ممکن ہے یہ آئینی تعطل پر منتج ہو۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی